فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۲۰
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم چہار شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ
جلد ۵۴/۱۹ | ۲ احسان ۱۳۴۴ھش ۳۰ محرم ۱۳۸۵ھ ۲ جون ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ یکم جون بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حصولِ اخلاق کیلئے توبہ بڑی محرّک اور مؤیّد چیز ہے

جو اخلاقِ سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ سچے دل کے ساتھ توبہ کرے

"حکماء کے تبدیل اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ انسان تبدیل اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے تو تبدیل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے اور وہ یہ ہے لکھتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون کا قاعدہ تھا کہ جب تک آنے والے کا حلیہ اور نقوش چہرہ کو معلوم نہ کر لیتا تھا اندر نہیں آنے دیتا تھا اور وہ قیافہ سے استنباط کر لیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے کس قسم کا ہے۔ نوکر نے آکر اس شخص کا حلیہ حسب معمول بتلایا۔ افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں میں ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا تو نوکر سے کہا کہ تم جاکر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے۔ مگر میں نے اپنی عادات رذیلہ کا قلع قمع کر کے اصلاح کر لی ہے۔ اس پر افلاطون نے کہا ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔ جن حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیل اخلاق ممکن نہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کر لیتے ہیں۔ پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے تو اس پر نگاہ نہیں کرتے ۔۔۔ توبہ دراصل حصولِ اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے یعنی جو شخص اپنے اخلاق سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے"۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۳۷-۱۳۸)

اخبارِ احمدیہ

— مورخہ ۹ جون کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ سنٹر میں پنجاب یونیورسٹی کا عربی ایم۔اے کا امتحان شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے کالج کی طرف سے چھ طلباء اور ایک طالبہ شامل ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کچھ پرائیویٹ امیدوار بھی ہیں۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنا خاص فضل و رحم ان سب کے شامل حال کرے۔ اور انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین ثم آمین
بشارت الرحمٰن ایم اے صدر شعبہ عربی

— ضلع منٹگمری کی جملہ مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۱۲-۱۳ جون ۱۹۶۵ء کو منٹگمری میں انصار اللہ کا ضلعی اجتماع منعقد ہوگا کہ اس اجتماع میں مرکز کی طرف سے علماء کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھی شرکت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لاکر اجتماع سے مستفیض ہوں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— ۱۸ جون کو احمدی بچوں کے مرکزی امتحانات (ستارہ اطفال۔ ہلال اطفال، قمر اطفال اور بدر اطفال) منعقد ہو رہے ہیں۔ اطفال کا ان امتحانات میں شامل ہونا ضروری ہے والدین اور عہدہ داران سے ان امتحانات کو کامیاب بنانے کی درخواست ہے۔
(مہتمم اطفال)

— ہمارے معلم مولوی اسداللہ صاحب ظفر کا لڑکا بعمر ایک سال مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۶۵-۵-۲۹ کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحوم کے والدین اور دادا کو صبر جمیل کی توفیق عطا کئے جانے کے لئے دعا فرمائیں (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

ہر فردِ جماعت اچھی طرح سمجھ لے کہ دین کی خدمت ہی اس کا اصل کام ہے

جماعت کے نوجوان آگے آئیں اور اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ر جنوری ۱۹۴۵ء - بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہمارا کام مذہبی ہے

اور ہم اپنی زندگیاں اس نقطۂ نظر کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ جو نقطۂ نظر ہمارے ایمان اور ہمارے یقین کے مطابق خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھا ہے مخالف ہمارے عقیدہ اور ہمارے خیال کو تسلیم کرے یا نہ کرے۔ لوگ ہماری باتوں کو مانیں یا نہ مانیں۔ بہر حال اس بات کو تو وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہر انسان اپنے عقیدہ کے مطابق عمل کرتا ہے۔ پس جبکہ

ہمارا عقیدہ

یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی روحانی اور اخلاقی زندگی کا کام ہمارے سپرد کیا ہے تو ہم اپنے اس مقصد کو بھلا کر جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ . . . .

. . . .

اپنی توجہ کسی اور طرف کس طرح پھیر سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

ہماری جماعت کے لوگ

ملازمتیں بھی کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ تجارتیں بھی کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ صنعت و حرفت بھی کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے لوگ زمینداریاں بھی کرتے ہیں اور ہماری جماعت کے لوگ مزدوریاں بھی کرتے ہیں۔ سب کچھ کرتے ہیں لیکن دنیا میں اگر ایک کام مجبوری کے طور پر اور گزارے کے لئے کیا جائے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ چونکہ اصل مقصد کے سوا ہم اپنے گزارے کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی اور کام بھی کرو۔ انسان

صرف ایک حد تک

ہی اپنے اوقات اور اپنی توتیں خرچ کر سکتا ہے۔ ایک شخص اگر اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے گزارہ کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ دنیا کمانے پر صرف کرتا ہے تو اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ دنیا کے اور بھی تمام کام کر سکتا ہے۔ یہ بات ہی غلط ہے کہ ہر انسان۔ ہر ڈاکٹر۔ ہر طبیب ہر صناع۔ ہر تاجر۔ ہر زمیندار اور ہر مزدور اپنے گزارہ کے لئے کام کرنے کے علاوہ دوسرے سارے کام بھی کر سکتا ہے۔ پس کسی ایک کام کو معیشت کمانے کے لئے اختیار کرنا اور بات ہے لیکن یہ کہ ہر شخص دنیا کے سارے کاموں میں حصہ لے یہ بالکل اور بات ہے۔

پس ہماری جماعت کے سامنے جو مقصد ہے اس کو پورا کرنے کے لئے اسے سیاسیات اور اس قسم کے دوسرے تمام کاموں سے الگ رہنا چاہیئے۔ جو کام انسان کے اوقات کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور اسے اہم کام کے قابل نہیں رہنے دیتے۔ سیاسی لوگ سیاسیات میں ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ تعلیم والے تعلیم دینے پر ہی اپنے اوقات صرف کر سکتے ہیں اور پیشہ ور اپنے پیشہ میں ہی وقت لگا سکتے ہیں۔ اور کسی دوسرے کام کے لئے وقت نکالنا ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ اگر ممکن ہو سکتا تو ہماری جماعت کو پورے طور پر

دین کے کاموں میں

لگ جانا چاہیئے تھا لیکن چونکہ یہ ناممکن ہے اور ہمارے پاس ایسے ذرائع نہیں کہ ہر انسان کے کھانے پینے اور اس کے گزارہ کا ہم انتظام کر سکیں۔ اور اپنی اس کمزوری کا ہمیں اقرار ہے کہ ہماری جماعت میں ابھی وہ ایمان پیدا نہیں ہوا کہ ہر شخص کھانے پینے اور اپنی دوسری

دنیوی ضروریات سے بے نیاز

ہو کر دین کے کاموں میں لگ جائے۔ اس لئے مجبوراً ہماری جماعت کے لوگوں کو کچھ اس کمزوری کی وجہ سے اور کچھ خدائی قانون کے ماتحت اپنے گزارہ کے لئے کام کرنا پڑتا ہے لیکن اگر اس کے علاوہ وہ سارے کے سارے اور کاموں میں بھی لگ جائیں تو اتنی وسیع دنیا میں تبلیغ کا کام کس طرح ہو سکے گا۔ اگر ہم ایمان میں پختہ ہیں۔ اگر ہمارے اندر یقین اور وثوق ہے اگر ہم نے دین کا کام کرنا ہے جس کا ہم مونہہ سے دعوے کرتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ جب تک ہم اپنے اوقات

دین کی خدمت کے لئے

نہ لگائیں گے اس وقت تک ہمارے مونہہ کے کہنے سے کچھ نہیں بن سکتا اور ہم اس کام سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ کسی احمدی کا یہ خیال کرنا کہ علاوہ اپنی روزی کمانے کے اور دین کا کام کرنے کے وہ سیاسیات اور دوسرے کاموں کے لئے بھی وقت نکال سکتا ہے، یہ بالکل غلط ہے۔ اگر واقعہ میں ایک احمدی سنجیدگی سے غور کرے تو اس کو اپنے تمام اوقات ضرورت کے مطابق اپنی روزی کمانے کے لئے اور باقی دین کے کاموں کے لئے صرف کرنے چاہئیں۔ آجکل تو کام اتنے ہیں کہ انسان اپنے دنیوی کاموں سے ہی فارغ نہیں ہوتا اور اسے اپنے کام میں اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ اس کی جان نکل رہی ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی تھی لیکن اس زمانہ میں

ہر کام میں مقابلہ

ہے۔ پہلے زمانہ میں دکاندار دکان پر بیٹھے مکھیاں مارتے تھے لیکن اس زمانہ میں دکاندار کو اتنی محنت سے کام کرنا پڑتا ہے کہ شام کو جب وہ اپنے کام سے واپس آتا ہے تو تھک کر نڈھال ہو چکا ہوتا ہے۔ اسی طرح پہلے زمانہ میں ملازمین دفتروں میں بیٹھے قلمیں گھڑتے رہتے تھے لیکن اب یہ بات نہیں بلکہ اب ایک ملازم کو مسلسل چھ سات گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے اور جب وہ واپس آتا ہے تو کام کی وجہ سے اتنا چور ہو چکا ہوتا ہے کہ اسے کچھ دیر آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور کچھ وقت اسے گھر کے لئے سودا سلف لانے پر بھی صرف کرنا پڑتا ہے۔ پھر اگر دین کے لئے کام کرنے کی بجائے وہ کسی اور کام کے لئے چلا جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا کیوں ہے۔ آخر اس نے دین کو کیا فائدہ پہنچایا ہے کہ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ اگر یہ نوکری کرتا ہے تو اس کی طاقت تو اس کی نوکری نے سلب کر لی۔ اگر یہ پیشہ ور ہے تو اس کی طاقت تو اس کے پیشہ نے سلب کر لی۔ اگر یہ مزدور ہے تو اس کی طاقت تو اس کی مزدوری نے سلب کر لی۔ اور اگر یہ زمیندار ہے تو اس کی طاقت تو اس کی زمینداری اور اس کے ہل چلانے نے سلب کر لی اور یہ اپنے کام سے چور ہو کر تھکا ماندہ گھر آتا ہے۔ اب اگر کھانے پینے آرام کرنے اور سونے کے بعد اس کے پاس گھنٹہ دو گھنٹے نہایت قلیل وقت بچتا ہے جس میں یہ دین کا کوئی کام کر سکے لیکن یہ اس وقت کو بھی کسی اور کام میں صرف کر دیتا ہے تو پھر اس کا اپنے آپ کو احمدی کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ جب اس کے اوقات ہیں

خدا تعالیٰ کا کوئی حصہ

خالی ہی نہیں تو پھر اس کو خدا کے سپاہیوں میں داخل ہونے کی ضرورت کیا ہے۔ یہی دیکھنا ہوتا

کہ احمدیوں میں ابھی کئی ہیں۔ جن کا ایمان راسخ نہیں۔ کہ وہ اپنے اوقات دین کے لئے صرف کریں۔ اگر ان سے پوچھا جائے کہ آپ نے دین کا کیا کام کیا ہے۔ تو ان میں سے بمشکل پانچ فیصدی یا دو فیصدی ایسے ہوں گے۔ جو یہ کہیں کہ ہم نے دین کا فلاں کام کیا ہے۔ باقی سارے کے سارے ایسے ہوں گے جو یہ کہیں گے کہ ہمیں فرصت نہیں ملتی کہ کوئی کام کریں۔ پس اوّل تو یہی حالت

نہایت خطرناک

ہے کہ جماعت کے اکثر افراد ایسے ہیں۔ جو دین کی خدمت کے لئے وقت نہیں نکالتے ہیں وہ بھی اگر اپنی توجہ اور کاموں کی طرف پھیر دیں۔ تو اس کے معنے ہوں گے کہ جماعت میں دین کا کام کرنے والا کوئی نہ رہے۔ اور اس کام کے لئے صرف مبلغ رہ جائیں۔ اور جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ دین کا کام صرف مبلغوں کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔ اس کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔

ابھی ہماری جماعت میں اس کام کے لئے بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ اور اس بیداری پیدا نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس اتنے مربی نہیں جو

جماعت کو بیدار کریں

اور جو تبلیغ کے لئے نئے نئے راستے تلاش کریں۔ حقیقی تبلیغ تو قرآن مجید جاننے سے ہی ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جاھدھم بہ جھاداً کبیراً۔ یعنی عظیم الشان جہاد قرآن مجید کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہی نہیں کہ قرآن مجید میں کیا لکھا ہے۔ تو وہ تبلیغ کیا کرے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہماری جماعت میں قرآن مجید سیکھنے کا شوق ہے۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

عورتوں میں تقریر

کرتے وقت میں نے کہا کہ جو عورتیں قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہیں وہ کھڑی ہو جائیں۔ تا کہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ کتنی عورتیں ہیں جنہیں قرآن مجید کا ترجمہ آتا ہے۔ میں سمجھتا تھا کہ ایک یا دو فیصدی عورتیں قرآن مجید کا ترجمہ جانتی ہونگی۔ مگر میری حیرت کی حد نہ رہی کہ آٹھ یا دس فیصدی عورتیں کھڑی ہو گئیں جو قرآن مجید کا ترجمہ جانتی تھیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں

قرآن مجید سیکھنے کی خواہش

تو ہے مگر جب تک وہ خواہش عملی جامہ نہ پہن لے۔ اس وقت تک صحیح تبلیغ کس طرح ہو سکتی ہے۔ اور اپنا ایمان کس طرح مضبوط ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید کے معنے ہیں ایمان اور ایمان کے معنے ہیں قرآن مجید۔ بسم اللہ سے لے کر والناس تک سارے قرآن میں ایمان کی تشریح ہے۔ اگر کسی شخص کو قرآن مجید کا پتہ ہی نہیں۔ تو وہ کس طرح کہتا ہے کہ اس کے اندر ایمان پایا جاتا ہے۔ ایمان تو قرآن مجید کے مضمون کو ماننے کا نام ہے اگر ایک شخص اپنے کسی دوست سے کہے کہ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم وہ بات مان لو۔ اور وہ اس بات کو سننے بغیر ہی کہہ دے۔ کہ بہت اچھا میں نے تمہاری بات مان لی ہے۔ تو وہ یقیناً معقول آدمی نہ کہلا سکے گا۔ کیونکہ جب اس نے اس کی بات کو سنا ہی نہیں کہ وہ ہے کیا تو پھر مانا کس چیز کو ہے۔

اسی طرح اگر ایک شخص قرآن مجید کو پڑھتا ہی نہیں۔ اس کے مضامین کو اپنے ذہن میں مستحضر نہیں کرتا اور ان پر غور نہیں کرتا۔ تو پھر یہ ایمان کس چیز پر لاتا ہے۔

پس درحقیقت

قرآن مجید کو ماننے کا نام ایمان ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالےٰ کی طرف سے جو وحی نازل ہوئی اس کو ماننے کا نام ایمان ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے تو اس کے یہی معنے ہیں کہ جو باتیں خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہیں۔ اور ان کے متعلق جو تفصیلات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں۔ ان سب باتوں کو ہم مانتے ہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ میں ان تمام باتوں کو مانتا ہوں۔ لیکن وہ ان باتوں کو پڑھتا نہیں اور اسے معلوم نہیں کہ وہ کیا باتیں ہیں جنہیں وہ مانتا ہے۔ پس ہماری جماعت اگر صحیح معنوں میں تبلیغ کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہماری جماعت اپنے نفس کی اصلاح کرنا چاہتی ہے۔ اور اگر ہماری جماعت اپنی روحانیت کو درست کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا قریب ترین مقصد یہ ہو کہ

سو فیصدی احمدی قرآن مجید جانتے ہوں

جب ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تب یہ امید ہو سکے گی کہ ہم اپنی اور اپنے گردوپیش کی اصلاح کر سکیں۔ جب تک ہم اس مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ اس وقت تک نہ ہم اپنے شیطان کو قتل کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی دوسروں کے کفر کو دور کر سکتے ہیں۔ پھر سلسلہ

اور بیت المال کے انسپکٹروں کا یہ کام ہے کہ جس جس جماعت میں وہ جائیں وہاں جا کر دیکھیں کہ جو آدمی یہاں سے پڑھ کر گئے تھے انہوں نے آگے کتنے آدمیوں کو قرآن مجید پڑھایا ہے۔ اگر اس سکیم پر عمل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ

چند سالوں کے اندر اندر

ہماری جماعت کے لوگ قرآن مجید جاننے لگ جائیں گے۔ اور جب وہ قرآن مجید جاننے لگ جائیں گے۔ تو پھر ان کی تبلیغ بھی موثر ہو سکے گی۔ اور ان کے اپنے ایمان بھی کامل ہو سکیں گے۔ آخر تم کیا سمجھتے ہو کہ دین کی خدمت کا کام کس نے کرنا ہے۔ اگر تم اپنی آمدنی کا سولہواں حصہ دے کر یا دسواں حصہ دے کر یا پانچواں حصہ دے کر یہ سمجھتے ہو کہ تم نے دین کی خدمت کر لی تو یہ غلط خیال ہے۔ دین کے لئے تمہیں یہ چیز بھی دینی ہوگی۔ اور اپنی جانیں بھی دینی ہوں گی۔ اور

جانیں دینے کا بہترین طریق

یہ ہے کہ اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش کرو۔ کیا یہ خدا سے مذاق نہیں کہ تم اس کے دین میں داخل ہو کر پھر دین کی خدمت سے جی چراتے ہو۔ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو۔ کیا تم

خدا سے مذاق

کر کے اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ جب تم دنیا کے کسی بادشاہ سے مذاق کر کے اس کی سزا سے محفوظ نہیں رہ سکتے تو خدا تعالےٰ سے مذاق کر کے پھر تم اس کے عذاب سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہو گے یہ کتنا مذاق ہے کہ تم خدا کے دین میں داخل ہوتے ہو۔ اور اس کے بعد دین کی خدمت سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم میں کئی ایسے ہیں جو پہلے

اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں

اور پھر بھاگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے غلط سمجھا تھا ہمیں پتہ نہیں تھا۔ کہ وقف کیا ہے۔ رات کو میرے پاس ایک شخص کا خط آیا جس میں اس نے لکھا ہے کہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ وقف کرنے میں کتنی تنگی ہوگی پہلے اس کا غلط مفہوم سمجھا۔ میں اپنا وقف واپس لیتا ہوں۔ حالانکہ وقف کرتے وقت جس فارم پر دستخط کئے جاتے ہیں۔ اس میں یہ سب باتیں لکھی ہوتی ہیں۔ کہ میں ہر قسم کی تنگی اور ہر قسم کی تکلیف برداشت کرونگا اور گزارہ کے لئے جو کچھ مجھے دے گا۔ اسے میں انعام سمجھوں گا۔ اور اسی میں گزارہ کروں گا اور گزارہ نہ ملے۔ تب بھی اپنا پیٹ پالنے کے لئے خود کوئی انتظام کروں گا۔ اب یہ ایمان ہے یا

بے ایمانی اور کفر

ہے کہ پہلے ایک شخص اپنے آپ کو وقف کرتا ہے۔ اور یہ عہد کرتا ہے کہ میں دین کی خاطر ہر طرح کی تکلیف برداشت کروں گا۔ مگر پھر پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے۔ اور پھر یہی کہتے ہیں کہ جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔ ان کی تعداد بھی تو تسلی بخش نہیں۔ خدا تعالےٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔ اگر تم دین کے لئے اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہوگے تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی

اگر تمہاری اولاد

خدا کی ہو کر نہیں رہے گی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائے گی۔ اگر تمہاری اولاد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں اپنی جانیں نہیں دیگی تو وہ ابلیس کے راستہ میں مرے گی (العیاذ باللہ) مگر موت بہر حال ہر ایک پر آتی ہے پس اب وقت آگیا ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد حالات پر غور کرے اور اس بات کی طرف توجہ کرے۔ کہ ان میں سے جو بڑی عمر کے لوگ ہیں وہ

نئے سرے سے تعلیم

حاصل نہیں کر سکتے۔ وہ کمائیں ان کے لئے چھوڑ جاتے ہیں۔ اور دوسرے جو بڑے ہوتے ہیں۔ وہ آگے آئیں اور اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ روپیہ کے معاملہ میں اگر تعہد نہ کیا جائے۔ تو ہماری جماعت کے لوگ سستی کر جاتے ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کے دس سالوں میں چندہ دینے کے بعد بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے پہلے سالوں سے بھی زیادہ چندہ دینے کے وعدے کئے اور کئی ایسے ہیں۔ جو

دس سال چندہ دینے کے بعد

اب تھک کر حصہ لینا چھوڑ چکے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ دراصل تو دس سالوں میں حصہ لینا ضروری تھا۔ اب ضروری نہیں رہا۔ حالانکہ خدا کے ہاں تو دس کا سوال ہی نہیں۔ وہاں تو ضرورت کا سوال ہے۔ اگر ضرورت باقی ہے تو تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ

یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں شرط یہ تھی نہیں اگر کوئی شخص خدا کے ساتھ شرط باندھتا ہے تو وہ عقل سے کام لیتا ہے۔ عشق سے کام نہیں لیتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب مدینہ سے وفد آیا کہ وہ آپؐ کو اپنے ہاں لے جائے تو حضرت عباسؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے لیکن عمر کے لحاظ سے زیادہ فرق نہیں تھا۔ وہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صرف ایک سال بڑے تھے۔ مگر دنیوی تجربہ رکھتے تھے۔ تو جب وہ وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آپؐ کو

مدینہ لے جانے کے لئے

آیا تو حضرت عباسؓ نے کہا۔ بھتیجے تمہیں دنیا کا تجربہ نہیں مجھے ساتھ لے چلو۔ اور ان لوگوں سے شرط کر لو کہ وہ تمہاری حفاظت کرینگے چنانچہ وہ آپؐ کے ساتھ گئے۔ اور اس وفد سے کہنے لگے کہ تم ان کو یہاں سے لے جاتے ہو۔ تو ان کے ساتھ عہد کرو کہ تم وہاں ان کی حفاظت کروگے۔ اور اگر کوئی مدینہ میں ان پر حملہ کرے گا۔ تو تم اس کا مقابلہ کروگے۔ یہاں تو خواہ کچھ بھی ہو۔ اور لوگ کتنی مخالفت کریں۔ پھر بھی ہم ان کے چچا تو ہیں۔ اگر کسی کے دل میں ان پر حملہ کرنے کا خیال آتا ہے۔ تو وہ ان کو بالکل اکیلا نہیں سمجھتا بلکہ ایسے اس کے دس پندرہ رشتہ دار بھی نظر آتے ہیں۔ مگر

تمہارے علاقہ میں

تو یہ بالکل غیر ہوگا۔ اس لئے تم عہد کرو کہ اگر کوئی مدینہ میں ان پر حملہ آور ہوگا تو تم اس کے ذمہ دار ہوگے اور دشمن کا مقابلہ کروگے چنانچہ انہوں نے عہد کیا کہ اگر کوئی مدینہ میں آپؐ پر حملہ کرے۔ تو ہم مدینہ کے لوگ اپنی جانیں قربان کرکے آپؐ کی حفاظت کریں گے اس معاہدہ کے بعد آپؐ خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق مدینہ تشریف لے گئے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد جب آپؐ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اطلاع ملی اور خدا تعالےٰ نے حکم دیا کہ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ سے باہر جاؤ۔ تمہارے لئے ایک کام مقدر کیا ہے۔ چاہے کفار کا قافلہ تمہارے سامنے آئے اور چاہے کفار کے لشکر سے مقابلہ ہو۔ چنانچہ کفار کے لشکر کے متعلق کمزور روایات تھیں۔ جن کی بناء پر لشکر سے مقابلہ قطعی نہیں تھا۔ اس لئے بیشتر حصہ نے یہی سمجھا کہ قافلہ سے مقابلہ ہوگا۔ جو کوئی مشکل نہیں اور جس کے لئے زیادہ آدمیوں کی ضرورت نہیں۔ اس لئے تھوڑے سے صحابہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ساتھ باہر آئے مختلف روایتوں میں ان کی مختلف تعدادیں بیان ہوئی ہیں۔ جو تین ساڑھے تین سو تک کی ہیں۔ ان میں سے جو مشہور روایت ہے وہ

تین سو تیرہ

کی ہے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے نکل کر تھوڑے فاصلہ پر گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کو قطعی علم دے دیا کہ مقابلہ لشکر سے ہی ہوگا قافلہ سے نہیں۔ اور یہ علم خدا تعالےٰ نے مدینہ میں اس لئے نہ دیا تاکہ وہ مومنوں کی آزمائش کرے۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام صحابہؓ کو جمع کیا جو آپؐ کے ساتھ تھے۔ اور آپؐ نے فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو کہ کیا کرنا چاہیئے کیونکہ اب مقابلہ قافلہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ دشمن کی فوج سامنے آئے گی۔ صحابہؓ ایک کے بعد دوسرا دوسرے کے بعد تیسرا یہ مشورہ دے رہے تھے کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اور کیا کرنا چاہیئے۔ ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے۔ لیکن جب ایک شخص مشورہ دے کر بیٹھتا۔ تو آپؐ پھر فرماتے۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب تیسرا شخص مشورہ دے کر بیٹھتا۔ تو آپؐ پھر فرماتے۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ کیا کرنا چاہیئے۔ اس پر

ایک انصاری

اٹھے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مشورہ تو آپؐ کو دیر سے مل رہا ہے۔ لیکن آپؐ پھر بھی اسی بات کو دوہرا رہے ہیں کہ اے لوگو

مجھے مشورہ دو

میں کیا کروں شاید اس سے آپؐ کی مراد یہ ہے کہ انصار مشورہ دیں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں میری یہی مراد ہے۔ میں آپؐ سے مشورہ لینا چاہتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم اس مصلحت کی بناء پر خاموش تھے کہ مکہ والے جن کے ساتھ مقابلہ ہے مہاجرین کے رشتہ دار ہیں ہمیں نہیں بولنا چاہیئے۔ شاید مہاجرین کو یہ بات بری لگے۔ اس لئے یہ ان کا حق تھا کہ وہ مشورہ دیتے اور جو بھی وہ مشورہ دیں ہم تو آپؐ کے ساتھ ہی ہیں۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شاید اس معاہدہ کی وجہ سے آپؐ ہم سے مشورہ پوچھ رہے ہیں۔ جو مکہ کی وادی میں ہم نے آپؐ سے کیا تھا۔ کہ اگر آپؐ پر مدینہ میں حملہ ہوگا۔ تو ہم آپؐ کی حفاظت کریں گے اور مدینہ سے باہر کے ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ لیکن یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس وقت

ہمیں پتہ نہیں تھا کہ آپؐ کیا چیز ہیں اور ابھی آپؐ کی شان کا ہمیں علم نہیں ہوا تھا۔ اور آپؐ کا مقام ہم پر نہیں کھلا تھا۔ اسکے بعد جب آپؐ ہمارے اندر تشریف لائے تو پھر ہمیں آپؐ کے مقام اور آپؐ کی شان کا علم ہوا۔ تو یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب وہ معاہدہ ختم ہو چکا اب تو یہ سامنے سمندر ہے آپ حکم دیجئے کہ

اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دو

ہم بغیر چون وچرا کے اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دیں گے اور یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر دشمن مقابلہ پر آئے گا تو ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی لڑیں گے آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن اگر آپؐ تک پہنچے گا تو ہماری لاشوں کو روندتا ہوا ہی پہنچے گا اس کے بغیر نہیں پہنچ سکے گا تو دیکھو جہاں عشق ہوتا ہے وہاں اس بات کو نہیں دیکھا جاتا کہ ہم نے کیا شرط کی تھی بلکہ اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ ہم نے وہ کام کر لیا ہے یا نہیں جو ہمارے سپرد کیا گیا تھا۔ پس جب تک ہماری جماعت دین کی ہر ضرورت کے موقعہ پر اپنا روپیہ اور اپنی جانیں پیش نہیں کرتی اس وقت تک اس کو کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ کا کام تو ہو جائے گا لیکن ہم

دین کی خدمت کا ثواب

حاصل کرنے اور اپنے ایمانوں کا ثبوت دینے سے قاصر رہیں گے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنی ذمہ داریوں اور اپنے فرائض کو سمجھے اور دین کے لئے جہاں مالی ضرورتوں کو پورا کرنے کا سوال ہو وہاں آگے بڑھ بڑھ کر اپنے اموال پیش کریں اور جہاں جانی قربانی کا سوال ہو وہاں آگے بڑھ بڑھ کر اپنی جانیں اور اپنی اولادیں دین کے لئے پیش کریں۔ میں نے

اپنی اولاد

اپنی طرف سے دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے آگے کام کا ثواب تو انہوں نے خدا سے ہی لینا ہے اور یہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کو دین کی خدمت کا موقع ملے اور کس کو نہ ملے۔ میں نے بہرحال اپنی طرف سے انہیں دین کے لئے ہی وقف کیا ہوا ہے اور انکو تعلیم دلانے میں بھی میں نے ہمیشہ اسی چیز کو مدنظر رکھا ہے۔ میں نے اپنی اولاد میں سے کبھی ایک بیٹے کو بھی خالصۃً اپنے لئے رکھنے کی خدا تعالیٰ سے درخواست نہیں کی اور یہ سب اسی کے دیئے ہوئے ہیں اور اسی کی چیز ہیں۔ اس کی مہربانی اور اس کا احسان ہوگا تو ان کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول فرمائے گا لیکن اگر وہ کسی کو اس کی غفلت کی وجہ سے رد کر دے۔ تو میں بری الذمہ ہوں میں نے اپنے لئے ان کو لینے کی کبھی ضرورت نہیں سمجھی سوائے اسکے کہ اپنے گزارہ کے لئے باری باری کچھ عرصہ وہ جائداد کا انتظام کریں تا دوسرے

دین کا کام کر سکیں اور وہ بھی دوسرے وقت میں دین کا کام کر سکیں۔ میرا تو عقیدہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باقی اولاد بھی اگر اس پر غور کرے تو اسے سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کے اتنے بڑے احسان کے بعد کہ شدید ترین گمراہی کے وقت میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے خاندان میں سے مبعوث فرمایا۔ اس احسان کے بعد بھی اگر ہمارے اندر دنیا طلبی اور دین سے بے رغبتی پائی جائے تو ہم سے زیادہ بدقسمت اور کون ہو سکتا ہے۔ اسی ایک احسان کے بدلہ اگر ہمارا سر قیامت تک خدا تعالےٰ کے آگے جھکا رہے تو ہم اس احسان کا بدلہ نہیں اتار سکتے۔ یہ خدا تعالےٰ کا اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھ کر احسان ممکن ہی نہیں میں سمجھتا ہوں۔ اسی احسان کو دیکھ کر اگر

ہمارے خاندان کے لوگ

ہی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ تو چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے کہ "تری نسلاً بعیداً"۔ یعنی تیری نسل دور دور تک پھیل جائے گی۔ اور جس طرح ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) سے وعدہ کیا تھا اسی طرح تیری نسل بھی اتنی زیادہ ہوگی کہ وہ گنی نہیں جائے گی پس ہمارے خاندان ہی کے افراد اگر دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں تو

تبلیغ اور مبلّغوں کا سوال

حل ہو جاتا ہے۔ مگر بہرحال کسی ایک شخص کے اپنے آپ کو پیش کر دینے سے دوسرے لوگ بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ جب تک ساری جماعت اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے پیش نہیں کرتی اس وقت تک جماعت بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک کوئی فرد اپنے آپکو دین کی خدمت کے لئے پیش نہیں کرتا۔ اس وقت تک وہ فرد ہونے کے لحاظ سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ اگر

جماعت کی اکثریت

اپنی ذمہ داریاں اور اپنے فرائض ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہے تو وہ بلحاظ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب نہیں کر سکتی۔ اور اگر ایک فرد اپنی ذمہ داریاں اور اپنے فرائض نہیں سمجھتا تو وہ منفرد طور پر سزا کا مستحق ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دلوں کو کھول دے اور ہمارے ایمانوں کو مضبوط کر دے۔ اور ہمیں اس مقام پر کھڑا نہ کرے جہاں مجرم کو سزا دینے کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ ہمیں اس مقام پر کھڑا کرے جہاں خدمتگزار اور وفادار غلام کو انعام کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔

آمین

کالجوں کی مخلوط تعلیم اور احمدی لڑکیاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد حقیقتِ اسلام کو قائم کرنا ہے تذکرہ میں ہے "یحی الدین ویقیم الشریعۃ" کہ مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

اگر ہمارے احباب سلسلہ کے قیام کی غرض کو سمجھتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ ایسا کام نہ کریں جو اسلام اور احمدیت کی بدنامی کا موجب ہے۔ مخلوط تعلیم کے سلسلہ میں ظاہر ہے کہ بے پردگی کی صورت اسلام کے حکم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم میں نساء المومنین کے لئے حکم ہے یدنین علیھن من جلابیبھن (احزاب) کہ اپنی بڑی چادروں کے ساتھ پردہ کریں۔

جو احمدی لڑکیاں کالجوں میں پڑھتی ہیں اگر وہ قرآن کریم کو منجانب اللہ ہدایت نامہ سمجھتی ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے ذریعہ لوگوں تک پہنچا تو ان کو اس ہدایت نامہ کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اور اپنے باپوں اور بھائیوں کے لئے نیک نامی کا باعث بننا چاہیئے۔

ہماری عزیز بچیوں اور ہماری خواتین کو سمجھنا چاہیئے کہ جب پردہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی ازواج مطہرات نے کیا اور صحابہ کرامؓ کی بیویوں نے کیا۔ آنحضرتؐ نے تو ابن اُم مکتوم سے جو نابینا تھے سے بھی احتجاب کا (کہ تم دونو اس سے پردہ کرو) کہہ کر پردہ کروایا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ تبوک کے سفر سے واپسی پر ایک صحابی سے منہ پر پردہ ڈال کر پردہ کیا۔ تو ہماری نیک خواتین کیونکر اس حکم پردہ سے بے اعتنائی برتیں گی۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ اسلام کے احکام کو پس پشت پھینکا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کی خواتین کو چاہیئے کہ اسے قائم کریں۔ اور نیک نمونہ قائم کریں۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"شریعت نے جلباب کا حکم دیا ہے (جلباب بڑی چادر) گیوں گُرتہ ہی نہیں رہنے دیا۔ اس لئے کہ جسم کی بناوٹ ظاہر نہ ہو ڈھیلا ڈھالا کپڑا اوڑھا جائے اب اس غلط استعمال سے اس بُرقع کو بُرا نہیں کہا جائے گا مگر جو نقص ہے اسے دور کرنا چاہیئے۔ (الازھار لذوات الخمار صث ۲۶۸)

پس جن عورتوں نے برقع کو کوٹ کی صورت دیدی ہے جس سے جسم کی بناوٹ نظر آتی ہے اس طرح یہ ناجائز ہو گیا ہے۔ اسلام نے جلباب کی صورت کو پسند فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ میں اس برقع کو پسند کرتا ہوں جو نئی طرز کا نکلا ہے۔ اس میں عورت زیادہ آزادی سے چل پھر سکتی ہے۔ (ایضاً)

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"ہدایت یہ ہے کہ (کالج کی لڑکیاں) پردہ کر کے بیٹھیں۔ اگر پردہ کے بغیر نہیں پڑھ سکتیں تو نہ پڑھیں۔ حضرت عائشہؓ کونسی ایم۔ اے تھیں!"

(پرائیویٹ سیکرٹری ۶ ۷/۵۸)

پس ہمارے مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ اسلام کے حکم پردہ کو اختیار کریں۔ اور نیک نمونہ قائم کیا جائے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلانِ نکاح

عزیزی امۃ الرشید صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار (درویش قادیان) کا نکاح مکرم جمیل احمد صاحب ابن محترم حکیم خلیل احمد صاحب حال کراچی سے مبلغ ۳ ہزار روپے حق مہر پر ۷ رمئی ۱۹۶۵ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ مبارک کرے۔ آمین۔ (مبشر احمد ابن بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار پورن نگر سیالکوٹ)

یہ منی آرڈر کس کا ہے

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی خدمت میں بذریعہ منی آرڈر یکصد روپیہ مکرمہ اہلیہ بی بی صاحبہ زوجہ بابو عطا محمد صاحب مرحوم کی طرف سے برائے چندہ مسجد ڈنمارک وصول ہوا تھا جو داخل خزانہ ہو چکا ہے لیکن کوپن پر شہر کا نام درج نہیں ہے۔

اخبارِ احمدیہ

از ۲۵ رمئی تا یکم جون ۱۹۶۵ء

● حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کسی کسی وقت بے چینی کی تکلیف ہو جاتی ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ہفتہ بھی بہتر رہی الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحتِ کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بخیریت لنڈن پہنچ گئے ہیں آپ انگلستان کی احمدی جماعتوں کا دورہ کرنے کے بعد سکنڈے نیویا تشریف لے جائیں گے۔ آپ نے ۲۵ رمئی کو ساؤتھال کے مقام پر نئی مسجد کا افتتاح فرمایا اس موقعہ پر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔

● مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے اعلان فرمایا ہے کہ تربیتی جلسوں کے انعقاد کے لئے جماعتوں کو امیر صاحب ضلع کے توسط سے درخواستیں بھجوانی چاہئیں اور جلسوں کی تاریخیں نظارت کے مشورہ کے بعد مقرر ہونی چاہئیں۔ ان جلسوں کے سلسلے میں یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ جب مربی صاحبان ان کے ہاں پہنچیں تو وہ کم سے کم وقت میں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

● سٹیشن ماسٹر صاحب ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ یکم جون سے ربوہ اور لاہور کے درمیان رعایتی واپسی ٹکٹ شروع ہو رہے ہیں۔ احباب کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

● افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۱۔ اور ۲۲ رمئی کی درمیانی رات کو محترم لیفٹیننٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے مردان میں وفات پا گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں انہیں دفن کیا گیا۔ مورخہ ۲۹ رمئی کو مکرم چوہدری غلام احمد صاحب (ایم۔ اے) سیکشن آفیسر سول سکرٹریٹ لاہور جو کہ نہایت مخلص اور نیک احمدی تھے لاہور میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو بزرگوں کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

● مورخہ ۲۷ مئی کو مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا شمس صاحب کی صدارت میں یوم خلافت کی تقریب پر جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ نے تقاریر فرمائیں۔

● مکرم وکیل التعلیم صاحب تحریک جدید نے اعلان کیا ہے کہ میٹرک کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے امرائے اضلاع کو چاہیئے کہ وہ مجلس مشاورت ۶۱ء کے فیصلہ کے مطابق اپنے اپنے ضلع سے کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم کو زندگی وقف کروا کر جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے ضرور بھیجیں۔ اگر گریجوایٹ طلباء زندگی وقف کریں تو وہ سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں۔

● مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ ڈھاکہ نے اطلاع دی ہے کہ حالیہ طوفان میں مشرقی پاکستان کی جملہ احمدی جماعتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ مکانات اور بالخصوص کچے مکانات کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ احباب مشرقی پاکستان کے بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

● مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا ہے کہ اس سال چونکہ رمضان المبارک ۲۵ دسمبر کو شروع ہوگا لہٰذا مجلس مشاورت کے فیصلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس دفعہ جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر کی بجائے مورخہ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ دسمبر ۶۵ء کو منعقد ہوگا۔

اگر یہ اعلان ان کی نظر سے گزرے تو اپنے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

آنرری سیکرٹری

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (مینجر)

وعدہ جات تحریک ۳۱۳ برائے تعمیر ہال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

خدام الاحمدیہ کے ہال کیلئے خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ تحریک کی تھی کہ جماعت کے ۳۱۳ احباب کم از کم ۳۱۳ روپے دیکر اس کار خیر میں حصہ لیں جو انکے لئے بطور صدقہ جاریہ اور آنے والی نسلوں کی دعاؤں کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔

اللہ تعالےٰ کا بے حد احسان ہے کہ جماعت کے مخیر اور مخلص احباب نے اس طرف توجہ دی ہے جتنے وعدے اب تک موصول ہوئے ہیں ان کی فہرست چھپوائی جارہی اگر کسی بھائی نے وعدہ بھجوایا ہو لیکن شامل نہ ہو سکا ہو تو وہ اطلاع دیں۔

قائدین اضلاع و مقامی سے درخواست ہے کہ وہ وعدہ جات کے حصول کے لئے منظم کوشش کریں تا جلد از جلد مطلوبہ تعداد مکمل ہو جائے جماعت احمدیہ کے مخلص بلند ہمت نوجوانوں کے لئے یہ کام خدا کے فضل اور توفیق سے کچھ بھی مشکل نہیں ہونا چاہیے۔ جزاکم اللہ۔

والسلام مرزا رفیع احمد

نمبر شمار	وعدہ کنندگان	وعدہ
۱	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ	۱۰۰۰
۲	مکرم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقہ سرگودہا / لائلپور	۳۱۳
۳	شیخ عبدالرحیم صاحب پراچہ کراچی (موصوف قبل ازیں دو ہزار روپے دے چکے ہیں اور مزید دینے کا وعدہ کیا ہے)	
۴	مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی نائب قائد علاقہ لاہور	۳۱۳
۵	خاکسار مرزا رفیع احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۳۱۳
۶	مرزا لطف الرحمن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	۳۱۳
۷	مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ از طرف والد صاحب چوہدری بشیر محمد صاحب مرحوم ربوہ	۳۱۳
۸	مکرم محمد سلطان صاحب اکبر لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ	۳۱۳
۹	″ رشید احمد صاحب جاوید لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ	۳۱۳
۱۰	″ مولینا ابو العطاء صاحب جالندھری ″	۳۱۳
۱۱	″ عنایت اللہ صاحب قائد مجلس وزیر آباد	۳۱۳
۱۲	″ حافظ محمد اعظم صاحب نسیم قائد علاقہ پشاور	۳۱۳
۱۳	″ عبدالشکور صاحب اسلم لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ	۳۱۳
۱۴	″ ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ	۳۱۳
۱۵	″ میاں محمد شریف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ	۳۱۳
۱۶	″ اقبال محمد خان صاحب ″	۳۱۳
۱۷	″ صفدر چوہدری بشیر احمد صاحب	۳۱۳
۱۸	جماعت احمدیہ وزیر آباد	۳۱۳
۱۹	مکرم علی انور صاحب ایگزیکٹو انجنیئر ٹاؤن لاڑکانہ	۳۱۳
۲۰	بیگم صاحبہ ″ ″ ″	۳۱۳
۲۱	مکرم چوہدری نور محمد صاحب گرمولہ ورکاں	۳۱۳
۲۲	″ ملک عبدالرب صاحب ربوہ	۳۱۳
۲۳	″ میاں غلام احمد صاحب لائل پور	
۲۴	مکرم راجہ ناصر احمد صاحب اوورسیر لائلپور	۳۱۳
۲۵	″ میاں افتخار احمد صاحب ٹمبر مرچنٹ ″	۳۱۳
۲۶	″ الشیخ سردار احمد صاحب ″	۳۱۳
۲۷	″ الشیخ رفیق احمد صاحب پسر الشیخ دوست محمد ″	۳۱۳
۲۸	″ شیخ عبدالرشید صاحب گوجرانوالہ	۳۱۳
۲۹	″ عطاء الرحمن صاحب ا.ڈ.ی لائلپور	۳۱۳
۳۰	″ چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	۳۱۳
۳۱	″ چوہدری فضل حق صاحب آف قیام پور ضلع گوجرانوالہ	۳۱۳
۳۲	″ عبدالحمید صاحب گوجرانوالہ	۳۱۳
۳۳	″ شیخ محمد صدیق صاحب منٹگمری	۳۱۳
۳۴	″ محمد یوسف صاحب قائد علاقہ خیرپور	۶۰۰
	از خود نواب شاہ	
۳۵	″ ″ برائے علاقہ خیر پور ″	۱۰۰۰
۳۶	مکرم شریف احمد صاحب باٹا پور	۳۱۳
۳۷	″ الشیخ ریاض محمود صاحب لاہور	۳۱۳
۳۸	″ چوہدری مقبول احمد صاحب گنج مغلپورہ	۳۱۳
۳۹	″ چوہدری منظفر احمد صاحب ہانڈو گوجرہ لاہور	۳۱۳
۴۰	″ محمد یٰسین صاحب ″ ″ ″	۳۱۳
۴۱	″ چوہدری صفدر علی صاحب ″ ″	۳۱۳
۴۲	″ چوہدری محمد خان صاحب نبی سر روڈ	۳۱۳
۴۳	″ فیض احمد صاحب لاہور	۳۱۳
۴۴	″ ماسٹر ممتاز احمد صاحب اصل گیدڑی لائلپور	۳۱۳
۴۵	″ میاں عبدالحکیم صاحب گنج مغلپورہ	۳۱۳
۴۶	″ ملک عبدالحکیم صاحب ″	۳۱۳
۴۷	″ چوہدری محمود احمد باجوہ حاڑی پور	۳۱۳
۴۸	″ خالد ... صاحب لائل پور	۳۱۳
۴۹	″ عبدالمجید صاحب تعلیم الکلینڈ	۳۱۳
۵۰	مکرم عبدالوہاب صاحب چک ۹۶ رتنی	۳۱۳
۵۱	″ منشی علی محمد صاحب کوٹ محمد امیر	۳۱۳
۵۲	″ سید انور حسین صاحب بھائی پھیرو	۳۱۳
۵۳	″ چوہدری محمد شریف صاحب پتوکی	۳۱۳
۵۴	″ محمد علی صاحب درانی مجسٹریٹ پتوکی	۳۱۳
۵۵	حلقہ محمد نگر ورکشاپ لاہور	۳۱۳
۵۶	مکرم محمد ایوب صاحب برکشمیری ایبٹ آباد	۳۱۳

ضرورت

ہمیں اپنی دکان کے لئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے

۱۔ ایک تجربہ کار اور کوالیفائڈ کمپونڈر۔ اگر کسی دوائیوں کی بڑی دکان پر کام کیا ہو بہتر ہوگا۔ تنخواہ کم از کم ۱۵۰/- تجربہ کے مطابق تنخواہ زیادہ بھی دی جاسکتی ہے

۲۔ ایک تجربہ کار اور محنتی ڈرائیور ایمبولینس کار کے لئے

۳۔ تجربہ کار سیلزمین

درخواستیں فوری طور پر بھجوادیں۔ یا بالمشافہ گفتگو کریں۔

رشید میڈیکو
چوک میو ہسپتال لاہور

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے
نئے ماڈل کے چھوٹے

بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی، نیلے کی عجیت اور انفرادیت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب کریں،

درخواست دعا

میری امی جان ایک ماہ سے درد شقیقہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز میرے ماموں جان محمد اسحٰق نثار درد گردہ کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ خاکسار کمر درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صدیق خان رحمان بلڈنگ گنج مغلپورہ لاہور)

۲۔ میرے دو بچے قریباً ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ جملہ احباب سے بچوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر محمد عارف مبارک دواخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

ضروری اعلان

ماہ مئی ۱۹۶۵ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔

براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم دس جون ۱۹۶۵ء تک ضرور بھجوادیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً ان کے بنڈل کی ترسیل روک دے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

اہم اعلان

پاکستان ویسٹرن ریلوے کو شدید طور پر مطلوب مختلف سائز کی ......۵۰ مکعب فٹ ہارڈووڈ لاگز کی فراہمی کے ضمن میں متوقع فراہم کنندگان کو ۲۸ رمئی ۱۹۶۵ء کو ایک استفسار نامہ جاری کیا گیا ہے جنہیں یہ استفسار نامہ نہ ملا ہو مگر وہ یہ فراہمی کر سکتے ہوں انہیں چاہیئے کہ باقاعدہ ٹنڈر دانکوائری کے اجراء کے لیئے فی الفور دستخط کنندہ ذیل کو یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی کو درخواستیں دے دیں۔ ٹنڈر ۱۲ رجون ۱۹۶۵ء کو ۹ بجے صبح کھلتے ہیں

اے حمید پی آر ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گگو ٹمبر کارپوریشن — ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور — ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور — راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۱۰۸

مجلۃ الجامعہ

ٹھوس علمی، تحقیقی اور مذہبی مقالہ جات پر مشتمل شمارہ نمبر ۵ شائع ہو گیا ہے جس میں جماعت کے مشہور اہل قلم کی تحریرات شامل ہیں۔

قیمت فی شمارہ ۵۰/۱ زر سالانہ -/۶

ملنے کا پتہ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ۔

مجرب پیٹنٹ ادویات

کیورسو۔ کھانسی، سر درد، بخار اور نزلہ زکام کے لیئے ۵۰/۲

بے بی ٹانک۔ بچوں کی کمزوری کی دوا -/۳

بیوٹی ٹانک۔ دماغی طاقت کے لیئے -/۵

سپیشل ٹانک غدود کی کمی کے لیئے -/۵

اینٹی پائیوریا۔ اینٹی کیریز۔ ٹوتھ کیور۔ دانتوں کی تکالیف کے لیئے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

سونے کی گولیاں

ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ امراض پیشاب۔ شکر، البیومن، یوریٹ، فوسفیٹ میں مفید ثابت ہیں ایک ماہ کورس چند روپے، ملنے کا پتہ:-

مینیجر طبیہ عجائب گھر المن آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

فوری ضرورت ہے

ایک ٹریکٹر اور انجن ڈرائیور صحت مند اور تجربہ کار کی میاں چنوں ٹیوب ویل کے لیئے تنخواہ معقول ہوگی

۲۔ ایک منشی جو ٹیوب ویل بجلی ملحق رقبہ کی سنبھال اور مزارعان کی نگرانی کر سکے۔ مزارعت پر زمین بھی مل سکے گی

۳۔ مزارعان جو میاں چنوں میں ٹیوب ویل پر کاشت کے خواہشمند ہوں۔

تنخواہ بعد شرائط بالمشافہ تجربہ اور استعداد کی تصدیق ضروری ہے۔

(چوہدری فرزند علی دارالرحمت غربی ربوہ)

جملہ حقوق محفوظ

آپ کے بھلے کی بات

اگر آپ خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہوں اور اس کی وجہ سے پریشان ہوں تو آج ہی اپنے حالات لکھ کر ہم سے خاص الخاص دوائیں منگوا لیجئے اس طرح آپ کو گھر بیٹھے سستا اور مفید علاج میسر آجائے گا

حکیم مخدوم الملک گلہ اکمل الطب الجراحت دواخانہ فضل رحمانی (ضلع گجرات)

خواتین

اٹھرا کا کامیاب علاج

تریاق نسواں

ان گولیوں سے اولاد کی زندہ ہوتی ہے

مکمل کورس -/۱۵ روپے

نیز عورتوں کی پوشیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کم از کم خرچ پر کرانے کے لیئے ہم سے خط و کتابت کریں۔

احمدیہ دواخانہ

متصل ٹی آئی پرائمری سکول۔ ربوہ

لائل پور کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم ہدایت اللہ صاحب

نیوز ایجنٹ ملک ٹی سٹال کچہری بازار لائل پور سے طلب فرمائیں

سلیقہ مند خاتون

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھریلو اخراجات میں کفایت ... مستقبل کا خیال ... متوقع اور غیر متوقع ضرورتوں کے لیے بچت کا اہتمام اور سیونگز سرٹیفکیٹ خرید کر بچت کی رقم میں تیزی سے اضافہ کرنے کی لگن ... یہی سلیقہ مند خاتون کے فرائض۔ سیونگز سرٹیفکیٹوں میں رقم لگانے سے کسی کاٹ و تخفیف کے بغیر 6 فیصد سالانہ منافع ملتا ہے۔ اور اسی جمع شدہ رقم اور منافع پر انکم ٹیکس بھی نہیں لگتا۔

ہر شخص 30,000 روپے تک کے سرٹیفکیٹ خرید سکتا ہے

سیونگز سرٹیفیکیٹ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادات کی اصل غرض یہی ہے کہ ہم اپنے اندر قابلیت اور جوہر پیدا کریں

تاکہ ہم اچھے پھل ثابت ہو سکیں اور اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کے وارث بن سکیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز عبادات کی اصل غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اصل چیز جو کام کرنے والی ہے وہ ذاتی قابلیت اور جوہر ہے جو انبیاء اپنے ماننے والوں میں پیدا کرتے ہیں اور ہماری عبادتیں اور ہماری قربانیاں سب اسی جوہر کو پیدا کرنے کے لئے ہیں ورنہ نماز سے اللہ تعالےٰ کو کیا فائدہ ہے اور روزہ سے اللہ تعالےٰ کو کیا فائدہ ہے اور حج سے اللہ تعالےٰ کو کیا فائدہ ہے۔ اور قومی تنظیم سے اللہ تعالےٰ کو کیا فائدہ ہے شریعت کے جتنے احکام ہیں وہ سب ہمارے فائدہ کے لئے ہیں۔ چنانچہ جو قربانی ہم کرتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔

کہ جو کوئی ایک نیکی کرے گا ہم اس نیکی کا اسے دس گنا بدلہ دیں گے۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہم اللہ تعالےٰ پر کیا احسان کرتے ہیں۔ خود اپنی ہی ضروریات کا ذکر اس کے سامنے کرتے ہیں کہ ہمارا بیٹا اچھا کر دے اور ہماری بیوی کو شفا دے اور ہمیں فتح دے۔ یا ہمیں ظالم کے ظلم سے نجات دے۔ اگر کوئی قومی اصلاح کرتے ہیں تو اس سے خدا تعالیٰ کو کیا فائدہ ہے۔ ہماری قوم ہی کو فائدہ پہنچتا ہے۔ پس ظاہری عبادات کی اصل غرض یہی ہے کہ ہم اپنے اندر قابلیت اور جوہر پیدا کریں۔ اسی چیز کو پیدا کرنے کے لئے عبادات رکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس جوہر اور قابلیت کو پیدا کرنے کے اب دوبارہ دروازے کھولے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بہت کم اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہاں جو لوگ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ تھوڑے ہو کر بہت بڑا روحانی انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ عربوں میں کوئی تعلیم نہ تھی۔ بلکہ ان میں لکھنا عیب سمجھا جاتا تھا اور کوئی فن انہیں نہیں آتا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وہ کہاں سے کہاں جا پہنچے۔ کوئی علم ایسا نہیں جسے انہوں نے کمال تک نہیں پہنچایا۔ تمام موجودہ علوم خصوصاً سائنس کے مسائل کی بنیاد مسلمانوں نے رکھی ہے۔ الجبرا وغیرہ کے متعلق بھی یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ مسلمانوں کی ایجاد ہے۔ اس کے علاوہ گندم اور کپاس کو بھی مسلمانوں نے بہت ترقی دی ہے۔ اب ہمارے لئے بھی خاص مواقع ہیں ہماری جماعت کو ان علوم سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اپنے روحانی علوم کے دروازے کھولنے چاہئیں تاکہ ظاہر کے ساتھ باطن مل جائے۔ جب یہ حالت پیدا ہو جائے تو ان بڑی بڑی مشکلات پر غالب آ سکتا ہے اور اللہ تعالےٰ اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے دینی اور دنیوی نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور یہی وہ اصل روحانی مقام ہے جس کے لئے انسان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو ایمان کامل نہیں ہوتا۔

احمدیت کا پودا اب اس لئے لگایا گیا ہے کہ اس سے اچھے اچھے پھل پیدا ہوں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کہتے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اس لئے ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اچھا پھل ثابت ہوں تا دنیا ان کو دیکھ کر یہ سمجھنے لگے کہ واقعہ میں یہ لوگ اس شخص کے پیرو ہیں جو اس دنیا میں روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے آیا تھا اور یہ تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ ظاہر و باطن ایک نہ ہو جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پس جب تک ہمارا ظاہر و باطن ایک نہیں ہوتا اس وقت تک ہماری نمازیں ہمارے روزے اور ہمارا حج اور زکوٰۃ ہمیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو ایک اچھا پھل ثابت کرے اور روحانی علوم کی روشنی میں اپنے اندر قابلیت اور اعلےٰ جوہر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں کی وارث ہو۔"

(الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۶۰ء)

ذرہ ذرہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہیئے اظہار کا

(کلام محمود)

فضائی حادثہ میں جناب لطیف احمد طاہر اور جناب احمد الرحمٰن کی وفات پر دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار

جماعت احمدیہ ڈھاکہ کی قرارداد تعزیت

مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۶۵ء کو نماز جمعہ کے بعد دار التبلیغ میں جماعت احمدیہ ڈھاکہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر منظور کی گئی :۔

"ہم ممبران جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے قاہرہ کے قریب ایک فضائی حادثہ میں ۱۲۲ مسافروں کی وفات کی خبر انتہائی غم والم اور حزن وملال کے ساتھ سنی۔ ان مرحومین میں ہمارے دو نہایت ہی عزیز اور پیارے احباب جناب لطیف احمد طاہر اور جناب مولوی احمد الرحمٰن صاحب ایم اے نائب مدیر روزنامہ "اتفاق" ڈھاکہ بھی شامل تھے۔

گزشتہ کئی سال سے جناب لطیف احمد طاہر ڈھاکہ میں مقیم تھے اور جماعت احمدیہ ڈھاکہ کے جنرل سیکرٹری تھے۔ آپ نے اس عہدہ کے فرائض نہایت محنت جانفشانی اور اخلاص کے ساتھ ادا فرمائے۔ گزشتہ سال آٹھ ماہ تک آپ نے قائمقام امیر کے فرائض بھی انجام دیئے۔ آپ بڑی محبت ہمدردی اور جذبہ وجوش کے ساتھ ہر ایک کی مدد کے لئے مستعد رہتے تھے اسی لئے آپ بہت ہر دل عزیز تھے۔ ہم آپ کی وفات پر بہت محزون ہیں۔ جناب احمد الرحمٰن صاحب کی وفات بھی ہمارے لئے کچھ کم صدمہ کا باعث نہیں ہے یہ امر اور بھی صدمہ کو بڑھانے والا ہے کہ وہ عین نوجوانی کے عالم میں ہم سے جدا ہو گئے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی روحوں پر اپنے افضال و انعامات اور انوار و برکات کی بارش نازل کرے اور ان کے غمزدہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے اس صدمہ کو ہمت کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میجر جنرل احیاء الدین بھی اس نقصانی حادثہ میں جاں بحق ہوئے ہیں۔ وہ سابق صوبہ سرحد کے ایک بہت مخلص احمدی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ہم ان کے افراد خاندان کے ساتھ بھی دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان سے جو تباہی آئی ہے اس پر بھی ہمارے دل بے حد غم زدہ ہیں۔ ہم تمام مصیبت زدگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ سب کو اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے مصائب وشدائد سے محفوظ رکھے اور سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ آمین"

مغربی پاکستان کابینہ میں توسیع، چار نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا

راولپنڈی یکم جون۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے صوبائی کابینہ میں چار نئے وزراء کو شامل کر لیا ہے نئے وزراء مسٹر محمد خان جونیجو۔ ملک محمد حیات، جام میر غلام قادر اور نواب زادہ محمد علی نے کل راولپنڈی میں اپنے عہدوں کا حلف اٹھا لیا ہے اس طرح صوبے میں وزراء کی تعداد آٹھ تک پہنچ گئی ہے۔

گورنر ملک امیر محمد خان نے نئے وزراء میں محکموں کی تقسیم بھی کر دی ہے جو حسب ذیل ہے

مسٹر محمد خان جونیجو مواصلات اور تعمیرات

جام میر غلام قادر اوقاف اور جیل خانہ جات

ملک محمد حیات ٹمن۔ ریلوے

نوابزادہ محمد علی خان آف ہوتی۔ صحت

چو این لائی بدھ کے روز راولپنڈی پہنچ رہے ہیں

راولپنڈی، یکم جون۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی بدھ کے روز راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔ عبوری دار الحکومت میں ان کے پرجوش خیر مقدم کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ ہوائی اڈہ پر صدر ایوب، قومی اسمبلی کے سپیکر اور مرکزی کابینہ کے وزراء ان کو خوش آمدید کہیں گے۔ گزشتہ اپریل سے جب وہ کراچی آئے تھے یہ ان کا چوتھا دورہ ہے۔

چینی وزیر اعظم اپنے مختصر قیام کے دوران صدر ایوب سے باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کریں گے۔

مشرقی پاکستان میں ایک اور طوفان کا خدشہ

چاٹگام یکم جون۔ چاٹگام میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آج کسی وقت دوبارہ طوفان آنے کا خطرہ ہے اور اس بات کا خدشہ ہے کہ نواکھلی۔ کومیلا ساحلی جزیرے چاٹگام اور چاٹگام کے پہاڑی علاقے اس کی زد میں آ جائیں گے احتیاطی اقدامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷